



سوال

(325) کھانا کھاتے ہوئے سلام کا جواب دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کھانے کھاتے وقت سلام کا جواب دینا مکروہ ہے؟ اور اس سلسلے میں ابن عمر کا اثر کس طرح وارد ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو سلام عام کرنے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا:

«أخو السلام یحکم» (صحیح مسلم: کتاب الایمان باب بیان انہ لا یدخل الجیمۃ الا المؤمنون)

”لپنے درمیان سلام کو عام کرو۔“

دوسری حدیث میں:

«حق المسلم علی المسلم ست قیل ما بین ین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا لقیتمہ فسلم علیہ وإذا دعاک فأجبہ وإذا استسجک فأجبه وإذا علم من عند اللہ فمستر وإذا مرض فمده وإذا مات فاتبعہ۔» (صحیح مسلم: کتاب الجنائز باب الامریا بایسار الجنائز 1169)

”مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جوہ حقوق میں پھینکا گیا وہ کون سے ہیں اے اللہ کے رسول! فرمایا:

جب تو اس سے ملے تو اس پر سلام بھیجو جب وہ دعوت دے تو قبول کرو جب نصیحت مانگے تو نصیحت کرو جب چھینک آئے تو صرف الحمد للہ کہے تو تم اس کا جواب اور جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرو جب فوت ہو جائے تو اس کا جنازہ پڑھو۔“

مذکورہ بالا احادیث میں نبی ﷺ نے کسی قید کے بغیر ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان پر سلام بھیجنے کا حکم کیا ہے بلکہ اسے اس پر اس کا حق گنوا یا ہے۔

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کی جہاں بھی ملاقات ہوتی ہے وہ اسے سلام کرے ہاں ان احادیث کے عموم کی تخصیص کے لیے اگر کوئی صحیح حدیث یا اثر وارد ہوگا تو وہ اس حالت کو مستثنیٰ کر دے گا۔



مذکورہ بالا استفسار میں نبی سے بلا استثناء سلام کی حدیث کا مطالبہ کیا گیا تھا سو وہ پیش کر دی گئی ہے اور دونوں احادیث بھی صحیح مسلم کے حوالہ سے ہیں۔ اب کھانا کھانے کے دوران جو لوگ سلام کہنے کے قابل ہیں ان کے ذمہ ایسی صحیح حدیث یا اثر ہے جو ان احادیث کے عمومی الفاظ کو خاص کر سکیں جس سے کھانا کھاتے ہوئے سلام نہ لینے کی تحقیق ہوتی ہو۔

باقی رہا ابن عمر کا اثر تو وہ بالتفصیل اس طرح سے ہے :

نافع عبداللہ بن عمر کے متعلق کہتے ہیں کہ :

ہم عبداللہ بن عمرؓ کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے باہر تھے۔ ساتھیوں نے کھانا تیار کیا اور دسترخوان پر لگایا ہم کھانے لگے تو وہاں ایک چرواہا گزرا اس نے سلام کیا۔ ابن عمرؓ نے اسے بھی کھانے کی دعوت دی مگر اس نے کہا میرا روزہ ہے۔ (شعب الایمان: 5291)

ابن عمرؓ کے اس اثر سے بھی پتہ چلتا ہے کہ صحابہ سلام کرنے میں کی قسم کی تخصیص اور استثناء نہیں کرتے تھے اور خاص طور پر کھانے کے دوران کا یہ اثر موجود ہے۔ بالفرض یہ اثر نہ بھی ہوتا تو شروع میں پیش کی گئیں احادیث کے مطابق ہر حالت میں سلام جائز تھا۔ لاکہ اس پر کسی صحیح سند سے کوئی نص وارد نہ ہو جاتی۔

اب جو لوگ کھانا کھانے سلام کے قابل نہیں ان کے ذمہ دلیل پیش کرنا ہے کہ کھانا کھاتے ہوئے سلام نہ کرنے کی دلیل پیش کریں۔

فتاویٰ ارکان اسلام

نماز کے مسائل